یہی راہنما نچلی سطح سے انقلاب برپا نہیں ہونے دیتے۔ ہماری صفوں میں وہ کون ہیں کہ جو قوم میں مذہبی رواداری کو پنپنے نہیں دیتے اور وہ جو شجر اتحاد کو بار آور ہوتا نہیں دیکھ سکتے۔ دیکھا جائے تو ہم خود ہی پاکستان ہیں اور خود ہی امریکہ۔ ہمارے تضادات کھل کر سامنے آرہے ہیں۔ بقول اقبال۔

دل میں لندن کی ہوس، لب پہ تیرے ذکر حجاز   تو بھی شیوۂ ارباب ریا میں کامل

ہمیں اخلاقی اقدار کو فروغ دینے کے لئے ایک ایک قدم آگے بڑھنا چاہیے اور ہر قسم کے تعصّبات سمیت تمام مسلکی اختلافات کو کم کرنے کے لئے ایک ایک قدم پیچھے ہٹنا ہوگا۔ اتحاد کی جتنی بھی شکلیں ہوسکتی ہیں اور جتنے بھی چہرے سنور سکیں ان کے لئے ہمیں کم سے کم ایک نکتہ سمجھنا ہوگا۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی وہ مرکز ہیں کہ جہاں تمام مسلک آکر ٹھہرتے ہیں۔ یا پھر یہیں سے ان کا آغاز ہوتا ہے۔ اس کے بعد باقی تمام باتیں وجہ تنازعہ بن سکتی ہیں۔ اللہ اور اس کا رسولؐ لاریب ہیں۔ وہ قرآن پاک جو ہمیں ﴿واعتصموا بحبل لله جميعاً﴾ کا سبق دیتا ہے۔ ان دونوں ہستیوں کی شہادت دیتا ہے۔ اگر ہم یہاں نہ رکے تو پھر ہمیں انتشار کے سمندر میں غرق ہونے سے نہ علیؓ بچا سکتے ہیں نہ حسنؓ و حسینؓ، نہ امام ابوحنیفہؒ ہمارے کام آسکتے ہیں نہ دیوبند و بریلی کے اکابرین۔ اتحاد کا پہلا اور آخری نکتہ صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسولؐ ہیں۔ یہ وہی شہادت ہے کہ جو ایک شخص حلقہ اسلام میں داخل ہوتے یا ایک نومسلم کہتا ہے **لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ**۔ اور یہی کتاب و سنت آج پکار پکار کر دنیا بھر کے مسلمانوں سے کہہ رہی ہے کہ آؤ میرے پرچم تلے متحد ہو جاؤ۔ اگر یہ پرچم تم نے اٹھا لیا تو پھر اس کا پھریرا چار دانگ عالم میں لہراتا رہے گا۔ ورنہ اتحاد کی باتیں صرف باتیں ہی رہیں گی۔ بلکہ اتحاد کی آڑ میں انتشار کی باتیں۔ ذرا سوچو امریکہ پر کیا کیا الزام لگاتے رہوگے اور ایسے الزام بھی کہ جس کی امریکہ کو خبر بھی نہیں ہے۔!

سکردو بلتستان میں دہشت گردی! ذمہ دار کون؟

دہشت گردوں نے ظلم کی انتہا کرتے ہوئے قرآن مجید اور احادیث کی کتابوں کو جلا ڈالا:

۲ ذی الحجہ ۱۴۲۵ھ بمطابق ۱۳ جنوری ۲۰۰۵ء بروز جمعرات، اہل سنت والجماعت (اہل حدیث و احناف) بلتستان کے تعلیمی مراکز پر ڈھائے جانے والے مظالم اور بربریت ایک اندوہناک باب کے طور پر رقم کی جائے گی۔ اس تاریخ کو آغا ضیاء الدین کی موت کی آڑ میں خود کو شیعہ جتلانے والوں نے باقاعدہ طے شدہ

منصوبے کے تحت سکردو شہر میں واقع المرکز الاسلامی (اہل حدیث) اور مرکز الہدیٰ (احناف) میں وہابی مردہ باد، وہابیوں کو کتا کہنا کتے کی توہین ہے کے شر انگیز اور فرقہ واریت پر مبنی نعرے لگاتے ہوئے ہاتھوں میں تیل کے گیلن، پٹرول، کلہاڑے، پتھر اور توڑ پھوڑ وغیرہ کے آلات کے علاوہ پستول اور کلاشنکوف اسلحہ کو لہراتے اور فائرنگ کرتے ہوئے اچانک گھس آئے اور دونوں مراکز کو شدید نقصان پہنچایا المرکز الاسلامی اہل حدیث کے نقصان کی تفصیل کچھ یوں ہے "پانچ کمرے، چار گیراج، تعمیراتی میٹریل سے بھرے ہوئے دو سٹور، ایک خوبصورت ٹویوٹا کوسٹر، ایک ڈبل کیبن ڈاٹسن ، دو پرائیویٹ کاریں، ایک پرائیویٹ جیپ، ایک ہائی ایس ٹرانسپورٹ ویگن یتیموں کیلئے، ایک پرائیویٹ ہائی ایس ویگن، ایک تھریشر مشین، ناظم مالیات کا دفتر وملحقہ چار کمرے، ناظم تعمیرات کا دفتر، آٹھ کمروں پر مشتمل دو منزلہ خطیب ہاؤس وکمپیوٹر، گیسٹ روم چار کمرے، سولہ سولہ کمروں پر مشتمل طلباء کے دو ہاسٹل بمعہ درسی کتب ودیگر اشیاء باورچی خانہ کا ایک حصہ 26 کلاس رومز پر مشتمل طلباء کا مدرسہ، بارہ دوکانیں بمعہ کرایہ داروں کی املاک، مرکز کے تمام ریکارڈز فائلیں، فوٹوسٹیٹ وفیکس مشین، قیمتی فرنیچر اور قالین وغیرہ پر تیل چھڑک کرانہیں نذر آتش کر دیا۔ جلاؤ گھیراؤ اور توڑ پھوڑ کے دوران جو رقوم، کمبل یا قیمتی اشیاء ہاتھ لگیں لوٹ لی گئیں۔ نیز مدیر مرکز اسلامی کے جدید طرز کے خوبصورت آفس کو توڑ پھوڑ کر تباہ کر دیا اور تمام ریکارڈز ضائع کر دیئے گئے۔ مرکز اسلامی کی خوبصورت اور قیمتی لائبریری کا دروازہ، کھڑکیاں اور کاؤنٹر توڑ دیئے گئے، کتابوں کو الماریوں اور طاقچوں سے نکال کر زمین پر پٹخ دیا گیا۔ ایک دو جگہوں پر آگ لگانے کی کوشش بھی کی گئی، اور بہت سی قیمتی کتب لوٹ لی گئیں، لائبریری کے ساتھ یتیموں کے دفتر سے تمام ریکارڈ باہر نکال کر جلا دیئے گئے۔ ظلم وبربریت کی انتہا کرتے ہوئے مرکز کے مدرسۃ البنین اور مہمان خانوں میں موجود قرآن پاک اور احادیث کی کتابوں کو جلا ڈالا، جامع مسجد کے برآمدے کے تمام شیشے توڑ کر چور چور کر دیئے اور تہہ خانے کے دروازے بھی توڑ ڈالے۔ انجمن اہلسنت کے زیر انتظام چلنے والا مرکز الھدیٰ کے نقصانات کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

ایک عدد وین، کمپیوٹر سنٹر، مہمان خانہ، آفس، تین سٹورز، دارالافتاء، مطبخ کے سٹور، لائبریری، دفتر ناظم اعلیٰ، کلاس رومز، رہائشی کمرے، تمام بستر ے، زنانہ ومردانہ کپڑوں کے بہت سے بنڈل، کمبل اور بنیانوں کے کئی نگ، واشنگ مشین، جماعتی ویلفیئر کا سامان، نقد کیش، قالین وکارپٹ، مسجد کی صفیں اور دریاں وغیرہ تمام چیزوں کو لوٹنے اور توڑ پھوڑ کرنے کے بعد نذر آتش کر دیا گیا اس کے علاوہ عید گاہ کے قریب تکمیل شدہ سائنس کالج بھی جلا دیا گیا۔ مورخہ

۲۱ جنوری ۲۰۰۵ء کو مرکز الاسلامی میں عید کے اجتماع میں ۱۳ جنوری ۲۰۰۵ء کو سکردو میں اہل سنت (اہل حدیث و احناف) کے مدارس و مساجد اور ان دونوں مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد کی ذاتی املاک پر دہشت گردوں، شر پسند عناصر اور غنڈوں کے ہولناک حملوں، جلاؤ اور لوٹ مار، توڑ پھوڑ کے واقعات کی مذمت کرتے ہوئے درج ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی!

☆ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ درج بالا واقعات میں ملوث اور مساجد کی بے حرمتی کرنے والے اور قرآن پاک اور مدارس جلانے والے شر پسندوں اور دہشت گردوں کو پکڑ کر عبرت ناک سزا دی جائے۔

☆ تمام نقصانات کا فوری معاوضہ دیا جائے۔

☆ مستقبل میں تمام سنیوں اور دیگر اقلیتوں کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔

☆ مستقبل میں اس قسم کے خطرے سے بچاؤ کیلئے مقامی پولیس کی جگہ افواج پاکستان کی زیر نگرانی سیکورٹی کا انتظام کیا جائے۔

☆ سکردو اور دیگر علاقوں میں غیر قانونی اسلحہ رکھنے والے لوگوں کے خلاف موثر اقدامات کئے جائیں۔

۱۳ جنوری ۲۰۰۵ء کو سکردو، خپلو بلتستان میں ہونے والی دہشت گردانہ وارداتوں کی مذمت کی گئی عید الاضحیٰ ۱۴۲۵ھ بمطابق ۲۱ جنوری ۲۰۰۵ء کو عید گاہ غواڑی میں درج ذیل قرارداد اتفاق رائے سے منظور کی گئی۔

فرزندان توحید کا یہ عظیم الشان اجتماع سکردو میں ہونے والی دہشت گردی اور لوٹ مار، خصوصاً قرآن پاک اور مساجد کی بے حرمتی پر شدید غم و غصے کا اظہار کرتا ہے اور اس واقعہ کو ملک دشمن، اسلام دشمن عناصر کی کاروائی قرار دیتا ہے اور حکومت پاکستان سے درج ذیل مطالبات کرتا ہے:

☆ دہشت گردوں کے ساتھ ساتھ ان کی سرپرستی کرنے والے اور فرائض منصبی سے غفلت برتنے والے سرکاری اہلکاروں کے خلاف بھی انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت فوری کاروائی کی جائے۔

☆ خپلو میں سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے والے اور تفسیر قرآن و احادیث نبویہ کو نذر آتش کرنے والے دہشت گردوں، ان کے منصوبہ سازوں اور ان کی پشت پناہی کرنے والی انتظامیہ کے خلاف بھی بھرپور کاروائی کی جائے۔

☆ بلتستان کی تمام اہلسنت اور نور بخشیہ برادری کے جانی و مالی تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے مسلح افواج کی زیر نگرانی مستقل سیکورٹی کا مناسب بندوبست کیا جائے۔

☆ بلتستان کے دونوں اضلاع میں سول انتظامیہ میں توازن قائم کرنے کیلئے مناسب قدم اٹھایا جائے۔

☆ شمالی علاقہ جات میں پولیس کے بین الاضلاعی تبادلے کا مربوط نظام قائم کیا جائے۔

☆ بلتستان میں غیر قانونی اسلحہ رکھنے اور سمگلنگ کرنے والوں کے خلاف موثر کاروائی کی جائے۔

☆ اہل سنت کے دونوں مراکز اور ذاتی املاک کے نقصانات کی مکمل تلافی کا فوری انتظام کیا جائے۔

شمالی علاقہ جات میں اہل حدیث اور احناف کے خلاف شیعہ کی اس خوفناک دہشت گردی کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ پاکستان بھر کے پرامن اہل حدیث اور احناف کے جذبات مشتعل ہو گئے مگر قائدین نے ملکی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے عوام کو پرامن رہنے کی تلقین کی۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر اور دیگر احتجاجی اجتماعات میں حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ لوگوں کے تحفظ اور ان کے املاک کی تلافی کا فوری اہتمام کیا جائے۔ جہلم میں بھی عیدالاضحیٰ کے عظیم الشان اجتماع میں رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے قرارداد مذمت پاس کروائی جس میں کہا گیا کہ اگر حکومت نے شمالی علاقہ جات کے حالات کو کنٹرول نہ کیا تو فرقہ واریت کی کشیدگی ملک بھر میں پھیل سکتی ہے۔

رئیس الجامعہ کا دورہ ساہیوال ودورہ اوکاڑہ

مورخہ 26 فروری بروز ہفتہ رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر صاحب نے جناب محمد رفیق تاج صاحب کی دعوت پر جامع مسجد العزیز اہل حدیث رحمان ٹاؤن ساہیوال میں تفہیم دین پروگرام کے سلسلے میں افتتاحی درس ارشاد فرمایا اور آخر میں سوال وجواب کی نشست میں سوالات کے مدلل جواب دیئے۔ اس پروگرام کی صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید راشد صاحب نے فرمائی۔ مولانا احمد یار صدیقی صاحب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ساہیوال کے علاوہ دیگر علمائے کرام نے شرکت فرمائی۔ بعدازیں 27 فروری بروز اتوار مولانا عبداللہ یوسف صاحب کی دعوت پر مدرسہ دارالحدیث محمدیہ اوکاڑہ کا دورہ کیا۔ طلبہ سے خطاب فرمایا نیز لائبریری اور نئے تعلیمی بلاک کا وزٹ کیا۔

جامعہ علوم اثریہ وجامعہ اثریہ للبنات کا اعزاز

وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان کے سالانہ امتحان ۱۴۲۵ھ المرحلة العالیه میں طالب علم عبدالمحسن العباد بن شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم جمیل صاحب نے دوسری پوزیشن حاصل کی جبکہ جامعہ اثریہ للبنات کی ایک طالبہ نے المرحلة الخاصه میں اول اور دوسری طالبہ نے المرحلة العالیه میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔